بہارِ شریعت کے ایک مسئلہ کی وضاحت

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بہارِ شریعت کے اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیں کہ مسئلہ ۱۲: مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پیے گا، عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اس کا باپ نہیں، لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ مسئلے میں شوہر اس بچے کا باپ اس لئے نہیں ہے کیونکہ بچے نے جو دودھ پیا وہ عورت کو اس شوہر کے سبب سے نہیں آیا، تو جب وہ اس کا باپ نہیں تو اس شخص کی اولاد جو کہ پہلی بیوی سے ہوئی تھی اس سے بھی دودھ پینے والے بچے کا کوئی رشتہ قائم نہیں ہوا، لہٰذا اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

مزید وضاحت یہ ہے کہ عموماً دودھ تب آتا ہے جب مرد ہمبستری کرے اور پھر بچہ بھی پیدا ہو جائے، تو دودھ چونکہ اس شوہر کے سبب پیدا ہوا تو یہ دودھ پینے والا بچہ اس شوہر کی طرف بھی منسوب ہوگا اور یہ اس بچے کا رضاعی باپ بن جائے گا، لیکن اگر اس شوہر سے بچہ نہیں ہوا تو دودھ اس کے سبب سے نہیں ہے اور جب دودھ اس سے نہیں ہے تو بچہ بھی اس کی طرف منسوب نہیں ہوگا (جیسے نادراً کبھی باکرہ یعنی کنواری کو بھی دودھ آ سکتا ہے حالانکہ اس سے کسی نے ہمبستری نہیں کی، پھر اگر کوئی بچہ مدت رضاعت میں اس کا دودھ پی لے تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جائے گی مگر رضاعی باپ کوئی نہیں ہوگا۔)

علامہ خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یثبت بالرضاع کون المرضعة أما للرضیع و کون زوجها أباً له اذا کان لبنها منه حتی اذا لم یکن لبنها منه بأن تزوجت ذات لبن رجلاً فأرضعت به صبیاً فإنه لا یکون ولداً له من الرضاع۔۔۔ ویکون ولداً للزوج الأول ما لم تلد من الثانی، فاذا ولدت منه فأرضعت صبیاً فهو ولد الثانی بالاتفاق لأن اللبن منه۔ (ملتقطاً)۔“ یعنی رضاعت سے دودھ پلانے والی کا دودھ پینے والے کی ماں ہو جانا اور اس

عورت کے شوہر کا دودھ پینے والے کا باپ ہو جانا ثابت ہو جاتا ہے جبکہ عورت کا دودھ اس شوہر سے ہو حتیٰ کہ اگر عورت کا دودھ اس شوہر سے نہ ہو جیسا کہ دودھ والی عورت کسی شخص سے نکاح کرے ، پھر وہ عورت کسی بچے کو دودھ پلا دے تو وہ بچہ اس دوسرے شوہر کا رضاعی بیٹا نہیں ہو گا۔ ۔ ۔ (بلکہ) وہ پہلے شوہر کا بیٹا ہو گا جب تک عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد نہ ہو جائے ، تو جب اس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہو جائے پھر وہ کسی بچے کو دودھ پلا دے تو وہ بچہ بالاتفاق دوسرے شوہر کا بیٹا ہو گا کیونکہ دودھ اس (دوسرے شوہر) کا تھا۔ (ملتقطاً)۔ (درر الحکام شرح غرر الاحکام، ج2، ص137، ملتقطاً، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے : ”پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا، تو پہلا شوہر اس کا باپ ہو گا دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہو گئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں۔“ (بہار شریعت، ج2، ص38، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بحر الرائق میں خانیہ کے حوالے سے ہے : ”لو أرضعت البكر صبياً صارت أما للصبي“ یعنی اگر باکرہ نے بچے کو دودھ پلا دیا تو وہ بچے کی ماں ہو گئی۔ (البحر الرائق، ج3، ص398، کوئٹہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتویٰ نمبر : Web-2300

تاریخ اجراء : 26 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 24 مئی 2025ء